بچے کے کان میں اذان دینے کا ثبوت

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1035

تاریخ اجراء: 13 محرم الحرام 1445ھ/01 اگست 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بچے کے کان میں اذان کیوں دی جاتی ہے اور یہ کہاں سے ثابت ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچّے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اِقامت کے الفاظ کہنا مستحب ہے، نہلانے کے بعد پہلا کام یہی ہونا چاہئے، ان شاء اللہ اس کی برکت سے بچہ شیطانی خلل اور مِرگی نیز مختلف قسم کی بیماریوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان، بائیں میں تکبیر (اقامت) کہے کہ خَلَلِ شیطان و اُمُّ الصِّبْیان سے بچے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ452، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بچہ پیدا ہونے کے بعد جو اذان میں دیر کی جاتی ہے اس سے اکثر یہ مرض (مرگی) ہو جاتا ہے اگر بچہ ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان و اقامت بچہ کے کان میں کہہ دی جائے، تو ان شاء اللہ عمر بھر محفوظی ہے۔“ (ملفوظات اعلی حضرت، صفحہ 417-418، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بچے کے کان میں اذان دینا دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے بلکہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے موقع پر خود اُن کے کان میں اذان دی تھی۔

مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: ”رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أذن في أذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة، رواہ الترمذی“ یعنی میں نے دیکھا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

کے کان میں نماز کی اذان دی۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا۔(مشکاۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، جلد8، صفحہ81، حدیث:4157، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں مسند ابی یعلیٰ موصلی کے حوالے سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: "من ولد له ولد فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی اذنه الیسری لم تضره ام الصبیان" یعنی جس کے بچہ کی ولادت ہوئی اور اس نے بچے کے سیدھے کان میں اذان دی اور الٹے کان میں اقامت پڑھی، تو اس کو ام الصبیان (مرگی) نقصان نہ دے گی۔(مرقاۃ المفاتیح، جلد8، صفحہ81-82، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم